سوال

(88) نماز کی احادیث میں لفظ ''دبر'' کا مفہوم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جن احادیث میں نماز کے آخر میں ذکر و دعا کی ترغیب آئی ہے وہاں ''دبر'' کا لفظ استعمال ہوا ہے سوال یہ ہے کہ ''دبر'' سے کیا مراد ہے کیا سلام پھیرنے سے پہلے نماز کا آخری حصہ یا سلام پھیرنے کے بعد؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دبر کا اطلاق کبھی سلام کے پہلے نماز کے آخری حصہ پر اور کبھی سلام پھیرنے کے فوراً بعد پر ہوتا ہے جیسا کہ صحیح حدیثوں میں وارد ہے مگر اکثر حدیثیں جو دعا کے تعلق سے وارد ہیں ان میں دبر سے مراد سلام کے پہلے نماز کا آخری حصہ ہے مثلاً عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دعائے تشہد سکھلاتے ہوئے فرمایا :

''پھر وہ اپنی پسند کی کوئی دعا اختیار کرے اور مانگے ۔''

اور ایک حدیث میں یوں ہے ۔

''پھر وہ جو مانگنا چاہے مانگے ۔'' (متفق علیہ)

اسی طرح معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث بھی جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا :

''اے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ! تم ہر نماز کے آخر میں یہ دعا پڑھنا نہ بھولو۔

"اللَّهُمَّ أَعِنَّا عَلَى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ"

''اے اللہ! تو اپنے ذکر شکر اور اپنی اچھی عبادت کی مجھے توفیق عطا فرما ۔'' (ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ ، ترمذی ، نسائی ، نسائی بسند صحیح)

اسی طرح سعد بن ابی وقاص کی حدیث جس میں بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے آخر میں یہ دعا پڑھتے تھے ۔

"اللّٰھمّ إِنِّي أَعُوذُبِکَ مِن البُخلِ، وَأَعُوذُبِکَ مِن الجُبنِ، وَأَعُوذُبِکَ اَن أُرَدّإِلٰی أَرذَلِ العُمرِ، وَأَعُوذُبِکَ مِن فِتنَۃِالدُّنیا، وَأَعُوذُبِکَ مِن عَذَابِ القَبرِ"

''الٰہی میں بخل سے، بزدلی سے، گھٹیا عمر سے، دنیا کی آزمائش سے، اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' (صحیح بخاری)

رہے اس موقع پر وارد اذکار تو صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ یہ سلام پھیرنے کے بعد پڑھے جائیں گے اور یہ اذکار درج ذیل ہیں۔

"أَستَغفِرُ اللہ، أَستَغفِرُ اللہ، أَستَغفِرُ اللہ اللّٰھُمّ أَنتَ السّلامُ، وَمِنکَ السّلام، تَبارَکتَ یا ذاالجَلالِ وَالإِکرام"

''میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھی سے سلامتی حاصل ہوتی ہے تو برکت والا ہے اے عظمت و جلال والے۔''

یہ ذکر امام مقتدی اور منفرد سب پڑھیں گے، امام یہ دعا پڑھنے کے بعد اپنا چہرہ مقتدیوں کی طرف کرلے گا اور اس کے بعد درج ذیل اذکار پڑھے جائیں:

"أَستَغفِرُ اللہ، أَستَغفِرُ اللہ، أَستَغفِرُ اللہ اللّٰھُمّ أَنتَ السّلامُ، وَمِنکَ السّلام، تَبارَکتَ یا ذاالجَلالِ وَالإِکرام لاإلہ إلااللہ وحدہُ لا شریک لہ، لہُ المُلکُ ولہُ الحَمد، وھو علی کلّ شَیءٍ قدیر، اللّٰھُمّ لا مانِعَ لما أَعطَیتَ، ولا مُعطِيَ لما مَنَعتَ، ولا یَنفَعُ ذاالجَدِ منکَ الجد"

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ کوئی طاقت و قوت اللہ کی توفیق کے بغیر کارگر نہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں نعمت و فضل اسی کا ہے اور اسی کے لیے عمدہ تعریف ہے اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ ہماری عبادت اسی کے لیے خالص ہے اگرچہ کافروں کو ناگوار لگے اے الٰہی! جو تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں۔ اور کسی مالدار کو اس کا مال تیرے عذاب سے بچا نہیں سکتا۔''

مذکورہ بالا اذکار کو ہر فرض نماز کے بعد پڑھنا ہر مسلمان مرد عورت کے لیے مستحب ہے پھر اس کے بعد تینتیس بار "سبحان اللہ" تینتیس بار "الحمدللہ" تینتیس بار "اللہ اکبر" اور آخر میں ایک بار ''لاالٰہ اللہ وحدہ لاشریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر'' کہے، یہ سارے اذکار صحیح حدیثوں سے ثابت ہیں۔

اس کے بعد ہر فرض نماز کے بعد ایک ایک بار آیت الکرسی "قُل ہُوَاللّٰہُ أَحَدٌ" "قُل أَعُوذُ بِرَبِّ الفَلَقِ" اور "قُل أَعُوذُ بِرَبِّ النّاسِ" آہستہ آواز سے پڑھنا بھی مستحب ہے۔ مگر فجر اور مغرب کی نمازوں میں مذکورہ بالا تینوں سورتوں کا تین تین بار پڑھنا مستحب ہے۔ مغرب اور فجر کی نمازوں کے بعد ''لاالٰہ اللہ وحدہ لاشریک لہ الملک ولہ الحمد، یحی ویمیت وھو علی کل شئ قدیر'' کا آیت الکرسی اور تینوں سورتوں کے پہلے دس دس بار پڑھنا مستحب ہے جیسا کہ صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

ارکانِ اسلام سے متعلق اہم فتاویٰ

صفحہ: 150

محدث فتویٰ